# علمِ دین کی فضیلت

(از محمد ابو الکلام صاحب جیت گڈھی متعلم مدرسہ رحمانیہ)

برادرانِ اسلام! علم ایک ایسی اچھی صفت ہے جس سے بڑے سے بڑا آدمی بھی نیک اور متقی ہو جاتا ہے علم ایسی دولت ہے جو کبھی گھٹنے والی نہیں بلکہ ہمیشہ بڑھتی ہی جاتی ہے۔ جس شخص کے اندر علم کی صفت پائی جاتی ہے اس سے دنیا کے لوگوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہیں اور لوگ اس کی بہت تعظیم وتکریم کرتے ہیں جس شخص کے اندر علم نہیں وہ نہ اللہ اور اس کے رسول کو پہچان سکتا ہے نہ قرآن وحدیث کو سمجھ سکتا ہے گویا قرآن حدیث کے سمجھنے اور خدا واسکے رسول کے پہچاننے کا دارومدار علم ہی پر ہے ؎

علم ہی سے قدر ہے انسان کی ؎ ہے وہی انسان جو جاہل نہیں

غریب ومفلس اہل علم اس دولتمند ومالدار سے ہزاروں درجہ بڑھا ہوا ہے جو علم سے بے بہرہ ہے۔ قرآن مجید کے اندر علم کی فضیلت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر پ ۲۲) یعنی اللہ تعالیٰ سے عالم ہی لوگ ڈرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر آج دنیا میں علم نہ ہوتا تو یقیناً تمام کے تمام لوگ گمراہ ہوتے اور سب اپنی اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے چلے جاتے۔ مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسی نعمت بخشی ہے جس سے ہم اللہ تعالیٰ اُس کے رسول اور قرآن و احادیث کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کیا آپ کو یاد نہیں کہ عرب میں زمانہ جاہلیت میں بے شمار شرک وکفر کی رسومات تھیں وہ اپنی لڑکیوں کو زندہ زمین میں دفن کردیا کرتے تھے انھیں اپنی اولاد پر ذرا بھی رحم نہ آتا تھا . . . . . . . . . . . . . . . . . . چنانچہ حالی مرحوم نے اسکا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے ؎

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر — تو خوف شماتت سے بے رحم مادر<br>
پھرے دیکھتی تھی جو شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر<br>
یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت — بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت

یہ اس وقت کی حالت تھی جب دنیا علمی ہنگامہ آرائیوں سے خالی تھی اور یہ اس جگہ کا طریق کار تھا جہاں علم نام کو نہ تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہی اس جگہ علم وہدایت کے وہ سرچشمے پھوٹے جو قیامت تک کیلئے تشنگان علم وہدایت کی سیرابی کا باعث ہوئے۔ علم اتنی بڑی دولت ہے کہ اس کے سامنے قارون کی تمام دولت پاسنگ کے برابر بھی نہیں ؎

علم کی دولت ہے ایسی لازوال جس کے آگے گنج قاروں کیا ہے مال

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دیکر نیز اس کی خوبیاں بیان کرکے علم کی قدر لوگوں کے دلوں میں بٹھا دی علم سے آدمی بڑے مرتبہ والا گنا جاتا ہے اور علم ہی سے ہر اچھے بُرے کی تمیز ہو سکتی ہے اگر کوئی شخص علم حاصل کرنے کیلئے کہیں جاتا ہے تو چیونٹیاں اور دریا میں مچھلیاں اس کی سلامتی کی دعا کرتی رہتی ہیں اور فرشتے اس کی امداد کرتے ہیں اور اُس کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں علم کی بہت سی فضیلتیں ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (پ اقرأ) اے نبی اس رب کو یاد کرو جو بہت بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم کو پھیلایا اور جس نے انسان کو وہ علم عطا کیا جسکو وہ نہ جانتا تھا۔ اس سے علم کی حقیقت صاف ظاہر ہوگئی کہ ہم علم کے ذریعہ سے ہر چیز کو معلوم کرسکتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان سکتے ہیں اور جب ہم خدا اور اسکے رسول کو پہچان لینگے تو اب اس کے احکام کو بھی رد نہیں کرینگے اور جب ہم اس کے احکام کو رد نہ کریں گے تو انشاء اللہ ہمیں ضرور دنیا و آخرت میں کامیابی ہوگی اور ہم جنت میں داخل ہونگے اور دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا الایۃ (پ نمل) اور تحقیق کہ ہم نے داؤد و سلیمان علیہما السلام کو علم دیا چنانچہ انہوں نے کہا تمام تعریفیں اس خدا کو جس نے ہمیں اپنے ایمان والے بندوں میں سے بہت سے بندوں پر فضیلت اور بزرگی دی . . .

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . . اس آیت میں دلیل ہے کہ علم ایک بڑی چیز ہے اور اس کا مرتبہ بہت بلند ہے معلوم ہوا کہ علم کی نعمت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے اور جس شخص کو علم دیا گیا اس کو بہت سے بندوں پر فضیلت اور بزرگی دی گئی اور اسکو شرف اجل عنایت ہوا نیز معلوم ہوا کہ علم والوں کو اس نعمت عظیمہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا فرض ہے ہاں عالم کیلئے یہ اعتقاد ضروری ہے کہ اگر مجھکو بہتوں پر فضیلت دی گئی تو بہتوں کو مجھ پر بھی فضیلت دی گئی ہے تاکہ تکبر اور نخوت اس کے پاس پھٹکنے نہ پائے اور دوسری جگہ ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (پ س فاطر) ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور خرچ کرتے ہیں اس چیز سے کہ ہم نے ان کو دیا پوشیدہ اور ظاہر امید رکھتے ہیں سوداگری کی ہرگز نہ ہلاک ہوگی۔

اوپر جو ذکر کیا گیا وہ علم کی فضیلت کے بارے میں تھا مگر یاد رکھو صرف علم ہی حاصل کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل کرنا چاہئے جو لوگ علم و معرفت رکھتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھتے ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ علماء وہ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ عکرمہؓ کی روایت میں ابن عباسؓ کا قول ہے کہ عالم بالرحمٰن اللہ کے بندوں سے وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اور اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ حسن بصریؒ کا قول ہے کہ عالم وہ ہے جو بن دیکھے اللہ سے ڈرے اور جس کام کی اللہ نے ترغیب دی ہے اس کی طرف

رغبت کرے اور جس بات سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہے اس سے بے رغبت ہو پھر مذکورہ بالا آیت پڑھی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ علم یہ نہیں کہ حدیثیں خوب یاد ہوں بلکہ یہ کہ اللہ کا ڈر بہت ہو۔ اور امام مالکؒ سے روایت ہے کہ علم کثرت روایت سے مراد نہیں وہ تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور حدیث ابو درداء میں مروی ہے من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء۔ یعنی جو کوئی علم طلب کرنے کیلئے راستہ قطع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا راستہ قطع کراتا ہے فرشتے اپنے پر خوشی سے طالب علم کے واسطے بچھا دیتے ہیں اور عالم کیلئے آسمان وزمین کی مخلوق یہانتک کہ پانی میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں اور علم کی فضیلت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (پ ۲۸ مجادلہ) یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں اور عالموں کا درجہ بلند کرتا ہے اور اسے ان چیزوں کی خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں لوگوں سے کچھ بیان کر رہے تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات بیان کرتے رہے۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کا کہنا تو سن لیا مگر چونکہ اس کی بات آپ کو بری معلوم ہوئی اس سبب سے جواب نہ دیا۔ اور کچھ لوگوں نے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں یہانتک کہ جب آپ اپنی بات ختم کر چکے تو فرمایا قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے۔ سائل نے کہا یا رسول اللہ میں یہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوگا آپ نے فرمایا جب کام[1] نااہل کے سپرد کیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرنا۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

لَيْسَ الْيَتِيْمُ الَّذِيْ قَدْ مَاتَ وَالِدُهٗ ۔ بَلِ الْيَتِيْمُ يَتِيْمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبِ

یتیم وہ نہیں ہے جس کا باپ مرگیا ہے۔ بلکہ درحقیقت یتیم وہ ہے جو علم اور اچھے اخلاق سے خالی ہو۔

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ۔ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ

ہم اللہ کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ اس نے ہم کو علم دیا اور جاہلوں کو مال

فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ۔ وَاِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ لَهٗ زَوَالٌ

اس لئے کہ مال تو عنقریب فنا ہوجائیگا ۔ اور علم کے لئے تو زوال ہی نہیں

بس میں اب اخیر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے تمام بھائیوں کو علم دین کی دولت سے مالا مال کرے اور ہمیں توفیق عمل عطا فرمائے آمین

[1] کام۔ یعنی مراد اسلامی خلافت ۱۲۔ مترجم